بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر خاکسار قاسم علی قاسم

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۶- جولائی سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس محبت کا واسطہ

جو ناظرین فاروق کو اپنے مولا کریم اور اسکے قرآن عظیم سے ہی دے کر عرض پرداز ہوں کہ فاروق کا یہ نمبر ہر ایک ناظر فاروق کم از کم پانچ دوستوں کو دکھاوے اور انہیں یہ تحریک کرے کہ رمضان المبارک کے پر از معارف و حقایق درس قرآن مجید سے مستفیض ہونے کے لئے چار ماہ کے واسطے ایک روپیہ عہ پیشگی بھیجکر اپنے نام اخبار فاروق جاری کرالیں۔ اور اس کے لئے جلد سے جلد اطلاع آنی چاہئے کیونکہ فاروق زیادہ نہیں چھپتا بعد میں کوئی پرچہ نہیں ملیگا منجر

عہ خان محمد علی خانصاحب رئیس اعظم اپنے اہل و عیال کے ساتھ دایا پور شریف تشریف لے گئے ہیں صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول کشمیر سے واپس ہو کر شملہ جا رہے ہیں اور مفتی فضل الرحمن قادیان آگئے ہیں

دارالامان کی خبریں

۲۰ جولائی جمعہ کے دن عصر کے وقت سورہ توبہ حضرت اولوالعزم نے ختم کی مولا کریم کو اپنے موعود کی یہ خدمت ایسی پسند آئی کہ ادہر دعا کے لئے ہاتھ اٹھے ادہر ایک ٹکڑا ابر اٹھا اور آسمان قادیان پر چھا گیا مولا دھار مینہ برسنے لگا جوں جوں بارش تیز ہوتی جاتی مومنین کے قلوب میں رقت بڑھتی جاتی یہانتک کہ مسجد تسبیح و تحمید الہی سے گونج اٹھی رمضان کا مبارک مہینہ الوداعی جمعہ عصر کے بعد کا وقت یقیناً وہی ساعۃ تھی جسمیں دعائیں قبول کیجاتی ہیں لوگ تو لیلۃ القدر ڈھونڈتے پھرتے ہیں خدا نے ہمیں من و ہاڑے اپنے گنج گرانمایہ سے جھولیاں بھر بھر کے لیجانے کا موقعہ دیدیا پورے ۲۲ منٹ دعا ہوتی رہی اور کئی احباب مینہ میں بھیگ گئے اور خبر تک نہ ہوئی ادہر دعا ختم ہوئی ادہر بارش بند اور دھوپ نکل آئی۔ فالحمد للہ علی ذالک

عید الفطر

جمعہ کے روز بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا دو عورتوں اور ایک لڑکے نے بیان کیا کہ چاند ہو گیا ہے مگر شہادت میں اختلاف ثابت ہوا۔ دوم ایک عالم کی رائے تھی کہ اسمیں کچھ حقوق العباد کا تعلق بھی ہے (صدقہ وغیرہ) صرف عورت یا نابالغ لڑکے کی شہادت معتبر نہیں آیت دار کو عید ہوئی جو بوجہ بارش مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی مستورات کے لئے بھی اچھا انتظام تھا۔ اگر بارش نہ ہوتی تو لوکل سکرٹری میر قاسم علی صاحب کے سرگرم حسن انتظام سے ہم عیدگاہ میں مستفیض ہو کر اپنی مسرت و اطمینان کا اظہار کر سکتے خطبہ جو حضور نے دیا اسکا خلاصہ یہ تھا کہ عید کھانے پینے اور لبس الجدید کا نام نہیں بلکہ عید تو اسکی ہے جو امتحان میں کامیاب ہوا اور اسنے اپنے اندر کچھ تبدیلی کا موقعہ پایا۔

نکاح

حضرت خلیفہ ثانی نے خلیفہ علیم الدین صاحب کا نکاح ہمارے دوست قاسم علیخان صاحب قادیانی (رامپوری) کی دختر نیک اختر بدر جہاں سے یوم العید بعد از عصر پڑھا مبارک باشد ☆ (ملاحظہ ہو کالم اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغ اسلام

وطن سے جدائی

۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء کو میں نے اپنے پیاروں کو جو قصبہ سے باہر قریب دو میل تک میری مشایعت کے واسطے آئے تھے خدا حافظ کہا سب کی آنکھیں اس جدائی کے غم سے تر تھیں مگر ایک دینی خدمت کی بجا آوری کا فرض تھا جس نے مجھے اس فراق کو قبول کرنے کی قوت دی اور عزیزوں کو روتے ہوئے چھوڑ کر ایسا بھاگا کہ سات ہزار میل کا متواتر سفر طے کر کے یہاں آ آرام لیا۔ آرام لیا کا لفظ بھی ایک عادت کے طور پر قلم سے نکل گیا ہے ورنہ ایک ایسے شخص کے واسطے جس نے ۴۵ سال کی عمر گرم ملک میں گذاری ہو اس سرد ملک میں آرام کہاں۔ جہاں ماہ مئی کی سردی لکھنؤ کی جنوری کی سردی سے دگنی ہے جس کو کبھی بوٹ پہننے کی عادت نہ تھی وہ گرم موزوں پر فل بوٹ رکھتا ہے تاکہ پاؤں سردی سے بچا رہے، ہمارے ملک میں یہودی کا لفظ ایک گالی سمجھی جاتی ہے یہاں غنیمت سمجھتا ہوں کہ یہودی کا ذبح کیا ہوا گوشت بلجائے تو کچھ کھا لوں ورنہ مسلمان کے لئے یہاں گوشت کہاں۔ ہندوستان میں گلی گلی مسجد یہاں سارے لندن میں مسجد ندارد گھر سے باہر نکلو جہاں چلے جاؤ کوئی سلام کرنے والا نہیں ہتا ہاں گڈ مارننگ بہت ہے خلقت ہے جو چاروں طرف دیوانوں کی طرح بھاگی ہوئی چلی جاتی ہے کہتے ہیں چلنے کی فرصت نہیں کام پر جلدی پہنچنا ضروری ہے ہندوستان میں بھاگتا ہوا آدمی عجیب معلوم ہوتا ہے یہاں چلتا ہوا عجیب معلوم ہوتا ہے مکان ہیں تو سات سات منزل زمین کے اوپر چلے گئے ہیں اور تین تین منزل زمین کے نیچے چلے گئے ہیں پھر مکانوں کے نیچے سے ریلیں چل رہی ہیں راستوں میں اس کثرت سے موٹر اور قسما قسم کی گاڑیاں چل رہی ہیں کہ بازار میں ایک دوکان سے سامنے کی دوکان پر چلے جانا ممکن نہیں سوائے ان جگہوں کے جو اس غرض کے واسطے بنائی گئی ہیں اور جہاں پولیس کھڑی رہتی ہے تاکہ انتظام کے ساتھ کبھی اس طرف سے آنیوالوں کے واسطے راستہ صاف کرے۔

چار نو مسلم

میں تو حیران ہوں کہ اس قوم کو تبلیغ ہو۔ تو کیونکر اور اسلام سمجھایا جاوے تو کیسے مگر قربان جاؤں اس ہادی مطلق پر جسنے اپنے رحم و کرم سے کچھ آدمی ایسے مجھے ملا دیئے جنہوں نے میری باتوں کو غور سے سنا اور توجہ کی اور آخر انکا سینہ قبولیت کے واسطے کھولا گیا اور چار شخصوں نے ایمان لانے کی زینت حاصل کی ان کے دستخطی کاغذ بحضور حضرت مرشدا ایدہ اللہ بھیجدیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر اسپیرو۔ مسٹر برڈ۔ مسٹر فاکس مسٹر ڈے کاٹ۔ اسلامی نام مومن۔ حبیب۔ یوسف عبد الصمد رکھے گئے اللھم زد فزد

یورپ

جب مسلمان ہو جائیگا تو انشاء اللہ دین کیواسطے کروڑوں پونڈ خرچ کریگا مگر دست اسکے مسلمان کرنیکے واسطے بھی لاکھوں روپیہ درکار ہے اسوقت میں اور میرے دوست قاضی صاحب ہم دو آدمی ہیں باورچی نہ ہونے کے سبب قاضی صاحب خود کھانا پکاتے ہیں اور بہت سا وقت جو تبلیغ پر خرچ ہونا چاہیئے تھا ضائع ہو جاتا ہے باورچی رکھا جائے تو علاوہ خوراک کے مبلغ اسی روپیہ ماہوار تنخواہ پر ملتا ہے پھر تبلیغی رسالوں کی اشاعت کا خرچ ہے جو ہزاروں کو تقسیم کرنے سے چند آدمیوں تک موثر ہو سکتا ہے۔

معقول پسندی

اتنی خوبی لوگوں میں ضرور ہے کہ انہیں فرصت ہو تو توجہ سے بات سنتے ہیں۔ اپنے عقائد کے مخالف کچھ سن کر جوش میں نہیں آجاتے معقول گفتگو کرتے ہیں ایک صاحب سے مجھے ملنے کا موقعہ ہوا مذہبی گفتگو کا سلسلہ چلا میں نے کہا کہ متفرق باتوں پر بحث کرنے سے ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے اسلئے ایک ترتیب سے سلسلہ وار مسائل پر بحث ہو تو مفید ہو گی رہے اول میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ہستی باریتعالیٰ کے قائل ہیں کچھ سوال و جواب کے بعد انہوں نے اس کو قبول کیا۔ اسکے بعد توحید باریتعالیٰ پر بحث ہوئی کچھ رد و قدح کے بعد اسکو بھی انہوں نے مانا پھر انبیاء کی ضرورت پر گفتگو ہوئی اس پر بہت جھگڑا ہوا۔ مگر آخر انہوں نے مان لیا۔ یہ مینے ان سے لکھا گیا اس دن بات یہاں ختم ہوئی دوسری ملاقات میں پھر نبی کی تعریف اور اسکا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق آجانا یہ بھی انہوں نے مانا اور تحریر کر دیا۔ تاحال میں نے ان کا نام نومسلموں کی فہرست میں نہیں لکھا کیونکہ یہ صرف ایک زبانی تصدیق ہے جس کے ساتھ انہوں نے عملی رنگ کے اختیار کرنیکے واسطے مستعد ہونیکا اظہار نہیں کیا۔ اگرچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے صرف اتنے دستخطوں پر بھی بعض لوگوں کو مسلمان مشہور کر دیا ہے مگر میرے نزدیک ایک حد تک احتیاط واجب ہے

دونوں مسلمہ لیڈیاں

شہر سوتھ سی میں دو لیڈیاں مسلمان ہوئی ہیں۔ یہ شہر لنڈن سی تین چار گھنٹہ کے راستہ پر ہے ایک کا نام خدیجہ اور دوسری کا فاطمہ رکھا گیا ہے ہر دو بہت نیک ہیں اور صداقت اسلام کا ایسا جوش ان میں پیدا ہو گیا ہے کہ وہ آگے اوروں کو تبلیغ کرتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔

جہاز پر تبلیغ

تبلیغ اسلام کا کام میں نے جہاز پر بھی شروع کر دیا تھا اور سب سے پہلے جہاز کے کپتان کے پاس جاکر ان کو تبلیغ کی اور تعلیم اسلام کا ایک نسخہ ہدیتہ دیا۔ جس کو انہوں نے بڑے شوق سے پڑھا اور بہت خوش ہوئے۔ ایسا ہی اوروں کو بھی تبلیغ وقتاً فوقتاً ہوتی رہی بعض کتابیں لیگئے بعض نے میرا ایڈریس لیا کہ مزید خط و کتابت کرینگے دو انگریزوں نے بیعت کی جن کی درخواستیں روانہ کر دیگئی تھی۔

درود شریف کی برکت

اب میں اس مختصر مضمون کو اس نکتہ معرفت کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ میں نے ہند میں بھی اور راستہ میں بھی اور اب لنڈن میں اس بات کو آزمایا ہے کہ صدق دل سے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا ایک نہایت ہی زود اثر اور شفا بخش وظیفہ ہے جب میرے قلب کو پورا انشراح اسکے واسطے مرحمت ہو تو اسوقت جو کام سامنے ہو اسمیں سہولت اور برکت بخشی جاتی ہے درود شریف کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ انسان کے دل میں اشاعت اسلام کا ایک سچا اور مخلصانہ جوش ہو کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیارا دین اسلام کا پھیلنا تھا۔ (محمد صادق عفی اللہ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۱۷ء

لاہور میں میرے دو لیکچر

(نمبر ۳)

تناسخ کی تعریف

یہ بیان کر چکنے کے بعد کہ تناسخ کا ماننا نہ ماننا مساوی ہے اور یوم الحشر کا نہ ماننا جرم اور گناہ اور مضر ہے، میں نے بتایا کہ آریہ سماجی جس تناسخ کو مانتے ہیں اسکی تعریف یہ ہے کہ جب انسان مرجائے تو انسانی روح اپنے اعمال کے مطابق دوسرے قالب حیوانی یا انسانی نباتاتی میں حسب معمول پیدا ہوتی ہے اس طرح نہیں ہوتا کہ روح انسانی جسم کو چھوڑتے ہی معاً بلا تعالد و تناسل ایک دوسرے جسم میں جو پہلے سے تیار پڑا ہوا ہے داخل ہو جاتی ہے بلکہ اس طرح کہ اگر انسانی یا حیوانی قالب میں اس کو حسب اعمال گذشتہ جانا ہوتا ہے تو انسان کے یا حیوان کے جسم میں بذریعہ خوراک یا مسامات یا ہوا یا پانی کے داخل ہو کر نطفہ کے ساتھ ملکر ماں کے رحم میں جاتا ہے اور پھر جسم اختیار کر کے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی اگر نباتاتی جون میں جانا ہو تو بیج کے ذریعہ زمین سے اگتا ہے اور اس طرح بار بار متناسخ ہو کر جنم مرن (مرنے اور پیدا ہونے) کی قید میں رہتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک انسان کو کھڑے کھڑے ایک دم حیوان بنا دیا جائے اور حیوان کو فوراً چشم زدن میں انسان۔ غرضیکہ اداگون کی تعریف یہی ہے کہ جیو (یعنی نفس) جس کو عام طور پر روح بھی کہا جاتا ہے حسب اعمال خود بار بار ماں کے پیٹ اور زمین کے شکم سے پیدا ہو کر باہر آوے اس کے خلاف اگر کوئی وہم یا خیال یا اٹکل کسی کو ہو وہ قطعاً غلط ہے جس پر یہ تعریف صادق آوے اسکو اداگون یا تناسخ کہا جائیگا اسکے خلاف ہرگز نہیں چنانچہ چودھویں صدی کا مہارشی تناسخ کے فلسفہ پر اپنی ستیارتھ پرکاش کے باب نہم کے فقرہ نمبر ۴۰ میں یوں افشانی کرتے ہیں کہ:-

"جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو (روح) کی موت کہی جاتی ہے اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے (روح جب جسم چھوڑتا ہے تب یمالہ یعنی خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے .... اسکے بعد پرمیشور اُن جیو کے پرارب پاپ کے مطابق جنم دیتا ہے وہ (روح) ہوا۔ اناج۔ پانی خواہ جسم کے سامانوں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں (یعنے باپ کے جسم میں فائق) ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار (باپ کے جسم سے باپ کی) منی میں جا کر (ماں) کے حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۴

جملہ معترضہ

کہاں ہیں آج یورپ اور امریکہ کے فلاسفر اور ویدک اور یونانی طب کے ماہر اور حکمت قدیم و جدید کے ڈاکٹر آئیں اور ذرا اس انوکھی فلاسفی پر جس کو انڈیا کے فخر قوم فلاسفر نے عقل و علم مشاہدہ و تجربہ کے خلاف بیان کیا ہے) نہ صرف قربان ہی جائیں بلکہ اس تحقیق انیق کے آگے گردنیں جھکائیں دیکھو ویدک فلسفہ یہ ہے کہ روح پہلے ہوا میں سیر کرتی ہوئی باپ بنانے کے لئے جسم کی تلاش میں لگی رہتی ہے اور پھر جس کو باپ بنانا پسند کرتے ہی فوراً اسکے اندر داخل ہونے کے واسطے تاک لگاتی ہے کہ کس راہ سے اسکے جسم میں مداخلت بیجا کروں آخر کبھی اسکو کچھ کھاتے پیتے دیکھکر جھٹ سے کسی انار کے دانہ کے ساتھ یا آم کے رس سے چپک کر یا کیلے کی پھلی میں چمٹ کر باپ کے جسم میں جا بیٹھتی ہے اور اگر کچھ کھاتے ہوئے دانہ نہ لگا تو پھر پانی کے گھونٹ کے ساتھ یا پانی میں گھس کر یا دودھ میں ملکر غرض سے پیٹ میں جا پہنچتی ہے لیکن کبھی بھولکر کہیں آٹے میں گندھ گئی یا دیگچی میں گھس گئی یا جلیبیوں کے میدے میں حل ہو گئی تو بیچاری توے پر پڑ کر اور چولہے پر چڑھکر اور کڑاہی میں تل کر جل بھن کباب ہو گئی غرضیکہ یہ طریق دخول روح کا جسم میں ایسا عجیب و غریب ہے کہ جسقدر اسمیں غور کرنے کا موقعہ ملے اسی قدر اسکے عجائبات غور کرنے والے پر کھلتے چلے جائینگے یہ تو ہے انسان یا حیوان کے جسم میں داخل ہونیکا فلسفہ مگر مرغی کے انڈے اور گولر کے پھل میں معلوم نہیں کس طریق اور کس راہ سے داخل ہوتی ہے گولر کے پھل میں تو سینکڑوں روحیں داخل ہوتی ہونگی کیونکہ ایک ایک پھل میں ہزاروں کیڑے ہوتے ہیں اور ہر ایک کیڑا ایک ایک روح اپنے اندر رکھتا ہے لہٰذا گولر کے ایک پھل میں تو ہزاروں جیو گھستے ہیں مہربانی کر کے پرکاش کا گرجویٹ اور آریہ گزٹ کا ویدخوان ایڈیٹر اس پر دل خوش کن روشنی ڈالیں کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں تو انڈے اور پھل میں روح کے خروج و دخول کا کوئی ملتر درج نہیں ایسا ہی گندم۔ سنخود۔ غلہ جات۔ غلجم۔ مولی۔ آلو۔ گاجر۔ ترکاریات انار امرود۔ آم کیلہ وغیرہ ثمرات میں روح کے دخول و خروج کا راہ بھی بتا دینگے تاکہ یہ مسئلہ بھی ویدک علوم کے صدر دیں آجائے کوئی یہ نہ کہنے لگے۔ کہ ویدوں میں درختوں۔ پھلوں پھولوں۔ ترکاریوں۔ دواؤں۔ بوٹیوں میں روح کے داخل ہونیکا راستہ کوئی نہیں بتایا۔

تناسخ کی سب سے بڑی دلیل

تناسخ کی تعریف اور حقیقت بیان کرنے کے بعد میں نے آریہ سماج کی سب سے بڑی زبردست تناسخ کی دلیل جس سے بڑھکر مہاشوں کے گھر میں کوئی دلیل ہی نہیں بیان کر کے اسکی غلطی ظاہر کی اور ماداگون کے ماننے والے جب کبھی لوگوں کے سامنے تناسخ کو پیش کرتے ہیں تو صرف ایک ہی دلیل اسکے ثبوت میں لاتے ہیں اور اسکو وہ گل سرسبد سے بڑھکر سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اسکی تردید ناممکن ہے اور یہ دلیل تناسخ کا لاجواب اور چپ کرا دینے والا ثبوت ہے مگر دراصل وہ نہایت ہی لغو اور فضول ہے جیسا کہ میں ابھی بتاتا ہوں آریہ بھاشے کہتے ہیں کہ دنیا میں ہمکو یہ نظر آرہا ہے۔ کہ ایک شخص پیدائش سے اندھا ہے اور دوسرا پیدائش سے سوجاکھا ایک شخص پیدائش سے غریب ہے اور دوسرا پیدائش سے امیر ایک شخص پیدائش سے خوبصورت ہے دوسرا پیدائش سے بدصورت ایک شخص پیدائش سے عقلمند ہے دوسرا پیدائش سے بیوقوف ایک شخص صاحب حکومت ہے دوسرا محکوم ایک شخص عالم ہے دوسرا جاہل غرضیکہ یہ اختلاف جو انسانوں میں پایا جاتا ہے جس سے ایک شخص کو سکھ ہی سکھ ہے اور دوسرے کو دکھ ہی دکھ ایک شخص انند (خوش و خرم) ہے دوسرا مصیبت زدہ اور دکھوں میں مبتلا) ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سکھ دکھ گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہے جو بطور سزا جزا کے ہوں انصاف یہی ہے اگر بلا وجہ سکھ دکھ میں انسانوں کو خدا ڈالتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ طرفداری اور ظالم ٹھہرتا ہے کہ بلا وجہ بے قصور ایک کو اندھا اور غریب بنا دیا دوسرے کو سوجاکھا اور امیر پیدا کیا پس پچھلے جنم کے پاپ پن ہی کا نتیجہ و بدلا اس دکھ سکھ کو ماننے سے پرمیشور (خدا) منصف مانا جا سکتا ہے ورنہ وہ ظالم قرار پاتا ہے اگر اس اختلاف مندرجہ بالا کی علت اور وجہ گذشتہ اعمال نہیں تو پھر بتاؤ کہ اس کا باعث و سبب کیا ہے ہے کہ ایک دکھ میں ہے دوسرا سکھ میں ہے"

یہ ہے تناسخ ماننے والوں کا سارا سرمایہ جس پر اوگون کی تجارت چلاتے ہیں اور ہمیشہ اونچی پونچی کے باعث گھاٹا اٹھاتے ہیں مینے جہانتک اس مایہ ناز دلیل پر سوچ و بچار کیا وہاں تک ہی اسکی کمزوری مجھ پر کھلتی چلی گئی اور اب میں جرأت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس خیالی ڈھکوسلا کا نام دلیل رکھنا اور اصل علم کی ہتک اور دلیل کی توہین ہے کاش ہمارے سماجی دوست دعوے اور دلیل کا فرق جانتے ہوتے تو ہمیں اتنی دقت نہ پیش آتی جتنی کہ اب آریوں کو سمجھانے میں پیش آتی ہے بھلا خیال تو کرو۔ آریوں کا دعویٰ تو یہ ہے کہ انسان کو اسکے گذشتہ جنم کے اعمال کے بدلہ میں بطور سزا و جزا کتا۔ بندر۔ چوہا گندم نخود بنفشہ بادام پستہ کشمش امرود۔ آم سنگترہ گلاب چنبیلی موتیا تیتر۔ آک سرکنڈہ۔ راجہ عالم۔ عاقل بنایا جاتا ہے دلیل اسکی یہ ہے کہ دنیا میں کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی اندھا ہے کوئی بینا کوئی دکھی ہے کوئی سکھی جس سے ثابت ہو گیا کہ یہ دکھ سکھ عملوں کا پھل ہے ورنہ بلا وجہ انسانوں میں یہ فرق کرنا خدا تعالےٰ پر طرفداری اور ظلم کا الزام عائد ہوتا ہے لہذا اس اختلاف کا باعث بجز گذشتہ جنم کے اعمال کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ معلوم نہیں کہ آریوں کے دعوی کو اس دلیل سے کیا مناسبت ہے اور کیونکہ یہ ثابت ہو گیا کہ اختلاف انسانی کی علت اعمال ہی ہے اور کچھ نہیں۔

یہ دلیل نہیں قیاس ہے

انسانوں کا یہ اختلاف کہ کوئی غریب ہے کوئی امیر کوئی نابینا ہے کوئی بینا کوئی عمدہ ہے کوئی مرد کوئی جاہل ہے کوئی عالم و فاضل دیکھکر اسقدر سوال تو ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب یا حکمت ہے کہ ایک شکم مادر سے اندھا پیدا ہوتا ہے دوسرا بینا ایک خوبصورت دوسرا بدصورت تو اسکا کوئی باعث ضرور ہے مگر اس سوال کا یہ جواب کہ اسکی علت اور اس کا باعث صرف گذشتہ جنم کے اعمال ہی ہیں بالکل غلط اور بیہودگی ہے اسکا باعث گذشتہ جنم کے اعمال کو قرار دینا اصل حقیقت نہ معلوم ہونے کے سبب سے ہے اور یہ محض قیاس "الومان" ہے نہ دلیل جب کوئی وجہ اپنی نادانی سے معلوم نہ ہوئی۔ تو قیاس کر لیا کہ پچھلے اعمال ہی اس کا باعث ہیں ورنہ وہ دلیل بیان کریں جس کی رو سے وہ اعمال کو اس دکھ سکھ کا باعث قرار دیتے ہیں کیوں نہیں ہو سکتا کہ اس کا سبب سوائے اعمال گذشتہ کے کچھ اور ہی ہو۔ اعمال کو معین کر دینا بطور علت و سبب کے بالکل باطل ہے ہزارہا اسباب موجبات ہیں جنکا نتیجہ انسانی جسم اور روح پر پیدا ہوتا ہر روز ہم دیکھتے ہیں سینکڑوں ایسے وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انسان دکھ اور مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہزاروں ایسے اسباب ہیں جن کے حصول سے انسان سکھ و آرام حکومت و دولت حاصل کر لیتا ہے ایک غریب ہمارے دیکھتے دیکھتے اسباب کے حصول سے امیر الامرا بنجاتا ہے ایک امیر ہماری آنکھوں کے سامنے تمام دولت کو برباد کر کے بھیک مانگنے لگتا ہے ایک جاہل بے علم چند دنوں میں عالم فاضل بی اے ایم اے ہو جاتا ہے اور ان سب حالتوں کا باعث موجودہ زندگی کی محنت اور اسی جنم کے اعمال ہوتے ہیں جنکو ہمارے سامنے کہا جاتا ہے اور ان کا نتیجہ ساتھ کا ساتھ ہی ملتا رہتا ہے پھر بھلا کون عقلمند ہے جو مشاہدہ اور تجربہ کے خلاف ایک ایم اے کو یہ سمجھے کہ اس کے پچھلے جنم کے اعمال ایسے تھے جسکے عوض میں اس کو ایم اے بنایا ہے ایک غریب کو محنت کر کے روپیہ کماتے تجارت کر کے منافع اٹھاتے دیکھکر کون جاہل یہ کہے گا کہ اسکے پچھلے اعمال اچھے تھے جن کے باعث یہ باوجود پیدائشی غریب ہونے کے مالدار ہو گیا ایک پیدائشی امیر کو شراب خوری بدمعاشی بازی عیاش فضول خرچ دیکھکر کہ چند دنوں میں اس نے اپنے ماں باپ کی ساری کمائی عیاشی و بدکاری میں برباد کر کے بھیک مانگنی شروع کر دی کون ذی شعور لکھیگا کہ اس کے پچھلے جنم کے اعمال ایسے بد تھے کہ یہ امیر سے غریب ہو گیا ہمنے تو ان سب حالتوں کا بدلنا اسی جنم کے اعمال کے بدولت دیکھا ہے پھر کس طرح ہم پچھلے جنم کا ڈھکوسلا ماننے پر مجبور ہو جائیں بہرحال آریوں کا یہ قیاس بالکل باطل ہے کہ موجودہ جنم کا سکھ دکھ گذشتہ جنم کے اعمال کا بدلہ ہے۔

اس قیاس کی مثال

آریوں کا اختلاف انسانی کو دیکھکر گذشتہ جنم کے اعمال کا نتیجہ اسکو قیاس کر لینا اس مثال کا مصداق ہے کہ جیسے آدھی رات کو ایک انسان کہیں جا رہا ہو اور چار آدمیوں نے اپنے مکان پر بیٹھے ہوئے اس کو جاتے دیکھا اور آپسمیں لگے اسکی جستجو کرنے کہ اسوقت آدھی رات کو یہ شخص کہاں جا رہا ہے ایک نے کہا کہ یہ وقت چوری کا ہے یہ چوری کرنے کو جاتا ہے دوسرے نے کہا کہ نہیں یہ کسی عبادت خانہ میں عبادت کرنے جاتا ہے تیسرے نے کہا نہیں یہ کسی طوائف کے گھر جا رہا ہے چوتھے نے کہا نہیں یہ مسافر ہے اسٹیشن پر جا رہا ہے اسی طرح ہر ایک نے اپنے اپنے قیاس سے اسکے لئے ایک جگہ تجویز کر لی مگر اصل حقیقت سے واقف انمیں سے کوئی نہ تھا محض قیاسی تیر چلا رہے تھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص کسی شادی کی تقریب پر دعوت میں شریک تھا وہاں سے فارغ ہو کر اپنے گھر جا رہا تھا نہ چور تھا نہ عابد نہ بدکار تھا نہ مسافر بعینہ آریوں کا قیاس تناسخ کے متعلق ہے کہ اصل حقیقت سے ناواقف ہونیکے باعث قیاسی تیر چلا رہے ہیں جو مدعا کے اثبات کے لئے نہ صرف ناکافی ہیں بلکہ غیر متعلق بھی ہیں۔ (باقی مضمون انشاء اللہ نمبر ۴ میں بیان ہوگا)

مسجد اقصیٰ میں شامیانوں کی ضرورت

۔ اس سے پہلے ایک بار احباب کرام کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ مسجد اقصیٰ میں چار شامیانوں کی ضرورت ہے جن کے لئے کم از کم پانسو روپیہ درکار ہے۔ اب مکرر احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر جلد یہ رقم پوری کر دیں اور بہتر ہے کہ چار یا پانچ بزرگ یا چار پانچ جماعتیں اپنی اپنی طرف سے ایک ایک شامیانہ تیار کروا دیں جن پر ان کا نام بھی لکھا ہو۔ تاکہ ان کے سایہ میں جمعہ کے دن بیٹھنے والے شامیانے دینے والوں کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثلث القرآن فی رمضان

"سیدنا اولوالعزم حضرت محمود ایدہ اللہ الودود نے جو درس رمضان المبارک میں دیا اسکے نوٹ میں ساتھ ساتھ اپنے فہم کے مطابق لیتا گیا۔ فاروق کے ناظرین کے افادہ کے لئے دیتا ہوں جو غلطی ہو وہ میرے فہم کی طرف منسوب کی جائے کیونکہ بعض باتیں جلدی میں رہ گئیں یا صحیح طور پر سمجھی نہیں گئیں۔" (المحرر)

۲۲ جون ۱۹۱۷ء

(۳ بجے)

حکیم اور دوسرے کے کلام میں فرق ہوتا ہے حکیم کے کلام کا کوئی لفظ بلکہ حرکت بھی بلا مفہوم و مقصد نہیں ہوتی۔ انسان تو اس بارے میں پوری احتیاط نہیں کر سکتا مگر خدا تعالےٰ کے کلام میں یہ باتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔ قرآن کریم کا اسلوب گواہ ہے اس بات کا کہ یہ حکیم و علیم خدا کا کلام ہے۔

(ب) قرآن کریم میں بعض واقعات بظاہر مکرر آتے ہیں۔ مگر جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مکرر نہیں بلکہ ہر دفعہ نئے معنے ہوتے ہیں۔

(ج) آدھ آدھ گھنٹے کے بعد کھانا کھانے والے کو کہہ سکتے ہیں کہ تم بار بار کھاتے ہو مگر ہر روز صبح و شام کھانے والے کو بار بار کھانے والا نہیں کہہ سکتے کیوں؟ کہ آخری صورت ضرورت اور محل پر ہے۔ پس تکرار وہی معیوب ہے جو لغو اور بلا ضرورت اور بے موقعہ ہو۔ قرآن میں ایسا کوئی مقام نہیں بلکہ ہر جگہ نئے فوائد و نئے اغراض مقصود ہیں۔ محض قصہ بیان کرنا بھی مطلوب نہیں بلکہ ہر دوسری جگہ نیا نتیجہ نکالا ہے۔

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہر سورت سے پہلے ہے ہر بسم اللہ کی نئی غرض ہے بسم اللہ کلید ہے اس گنج معانی کی جو اس سورت میں ہو۔

(ب) فطرت انسانی دو طرح پر ہے اختصار پسند (۲) مفصل پسند۔ قرآن کریم میں دونوں طبیعتوں کے لئے سامان ہے۔

(ج) بسم اللہ میں وہ صفات الٰہیہ بیان کی گئی ہیں جو سب صفات کی جامع ہیں۔

(د) کسی بات کو سمجھنے کا طریق یہ ہے کہ مختصر کو مفصل اور مفصل کو مختصر کر دو۔ اور پھر باہم تطبیق دی جائے گی۔ علم طبقات الارض کا ماہر ایک طرف تمام پہاڑوں کی حقیقت بیان کریگا۔ دوسری طرف بطور مثال صرف ایک پہاڑی یا اس کے حصہ کو لیگا۔

غرض ہر چیز کا حسن و قبیح جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بڑا کر کے بھی دیکھا جائے اور چھوٹا کر کے بھی بڑی تصویر سے تفصیل معلوم ہوگی چھوٹی سے ایک نظر میں وہ یکدم ذہن میں آئے گی پھر ملانے سے صحیح علم حاصل ہوگا۔

قرآن مجید نے بھی یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ شریعت میں چونکہ جو کچھ ہے وہ صفات الٰہیہ کی تشریح اور اس کے ماتحت ہے اس لئے ہر سورت کے ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم رکھکر بتایا کہ جو کچھ بھی شریعت میں ہے وہ رحمانیت اور رحیمیت کے ماتحت ہے پس سورہ کے مطالب میں کوئی ایسی شے نہیں چاہئے۔ جو ان صفات کے خلاف ہو۔ مثلاً ختم اللہ علیٰ قلوبہم سے کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ خدا بلاوجہ مہر لگا دیتا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ یہ اس کی صفت رحمانیت و رحیمیت کے خلاف ہے پس بسم اللہ نے کم از کم یہ تو بتا دیا کہ یہ معنے اس آیت کے غلط ہیں صحیح کے لئے آگے دیکھنا چاہئے۔

۳۔ سورہ فاتحہ میں جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ اس کے ساتھ رب العالمین و مالک یوم الدین علیحدہ بیان فرما کر بتا دیا کہ یہ نسبت پہلے الرحمن الرحیم کے محدود معنوں میں ہے۔

(ب) اسلام تمام جہان کے لئے تھا۔ اس لئے اس کی سورت کا افتتاح ربوبیت عالمین کی صفت کے ساتھ ہوا پہلے مذاہب بعض خاص قوم خاص زمانہ کے لئے تھے۔ اس میں رب العالمین کی صفت کا جلوہ کاملہ نہ ہوتا تھا۔ مگر اسلام تمام خوبیوں کا جامع ہوگا۔ جس کو دیکھ کر انسان بے اختیار الحمد للہ بول اٹھتا ہے۔

(ج) احمد اللہ کی بجائے الحمد للہ کہنے میں یہ بتلایا کہ ایک انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ اللہ رب العلمین کی حمد کا احاطہ کر سکے (اور جو کہتا ہے الحمد للہ وہ دراصل احمد اللہ بھی کہتا ہے)

(۲) پھر جو کہیگا میں حمد کرتا ہوں وہ اتنی ہی حمد کریگا جتنی وہ جانتا ہے مگر جو الحمد للہ کہے گا وہ اپنے علم کے علاوہ حمد کا بھی قائل ہے۔

(۳) پھر الحمد کے ساتھ زمانہ کی قید نہیں۔ احمد کہنے سے زمانہ کی قید ہو کر حمد محدود ہو جاتی ہے۔

۴۔ رب العلمین۔ عالمین کو پیدا کر کے ان کو ترقی دیتا اور بڑھاتے ہوئے کمال تک پہنچاتا ہے۔

۵۔ الرحمن الرحیم بڑھنے کے سامان بے مانگے مہیا کر کے دیتا اور ان سامانوں سے کام لینے پر انعام مرتب کرتا ہے۔

۶۔ ملک یوم الدین محنت پر بہتر سے بہتر پھل دیتا ہے اور پھر بدلہ کے بعد کام ختم کر چکنے پر خاص انعام بھی دیتا ہے جو بحیثیت مالکیت ہوگا کام کے تناسب کا لحاظ نہیں۔

۷۔ ان ام الصفات کو دیکھ کر انسان پکار اٹھتا ہے کہ تو ہی سچا معبود ہے تیرے آگے ہی میں انتہائی درجہ کا تذلل کرتا ہوں کیونکہ ان صفات کاملہ کی جامعہ ہستی ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اسلئے ایاک فرمایا۔

(ب) ہر چیز کا علم دو ذرائع سے ہوتا ہے (۱) بذریعہ حواس خمسہ ظاہری (۲) بذریعہ اپنی خاصیات و جواہر و صفات کے اثر کے پس بجائے ایاہ کے ایاک فرما کر بتایا کہ ان چاروں صفات کاملہ کی جلوہ گری سے خدا نظر آجاتا ہے (ب) اسمیں شرک کا بھی رد ہو گیا

۸۔ جب بندہ نے اپنے مولیٰ کی صفات پر ایسا غور کیا

۱؎ یہ امر بھی قابل نوٹ ہے کہ یہ درس میں علی سبیل الاستجلال روں بنس سے لکھی ہوئی کاپی کی نقل ہے جسمیں کوئی کمی بیشی یا نظر ثانی نہیں کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ سامنے آگیا تو بندہ جو بیچارگی کا پتلا ہے اس کے لئے موقعہ ہے کہ کچھ مانگ لے پس وہ عرض کرتا ہے ایاک نستعین پھر اھدنا الآیۃ

(ب) ہدایت کے تین معنے ہیں رستہ دکھانا اس پر چلانا منزل پہ پہنچانا لفظ ایسا جامع ہے کہ ہر طبقہ انسانی کے مناسب حال ہے ان کے لئے بھی جو اسلام میں داخل نہیں ہوتے بوجہ عدم علم کے پھر ان کے لئے جو اسلام کی حقانیت کا علم رکھتے مگر اس تک پہنچنے میں روکیں رکھتے ہیں پھر ان کے لئے جو اسلام میں داخل اور اسمیں ترقی و استقامت چاہتے ہیں پھر اس طبقہ کے لئے جو واصل باللہ ہونا چاہتا ہے۔ اللہ غیر محدود ہے پس سیدنا محمد رسول کے واسطے بھی یہی دعا سوزن ہے۔

(ب) صراط بھی ایسا جو مستقیم ہو۔ تا جلد سے جلد پہنچائے

(ج) انعمت علیہم رستہ پامال و آباد ہو۔ جس پر ہزاروں منعم گئے کیونکہ آباد و پامال رستے میں کوئی خوف نہیں ہوتا کوئی روک نہیں ہوتی۔

۹۔ منزل مقصود پہ پہنچکر جدائی نہ ہو۔ نہ بوجہ تیری ناراضگی کے (مغضوب علیہم) اور نہ اس طرح کہ میں ہی تیری محبت چھوڑ دوں اور تعلق قطع کر لوں بوجہ کسی دوسرے کی محبت کے غلبہ کے (ضالین)

(ب) اسکی تشریح پنج میں فرمائی وہاں صراط مستقیم کا لفظ بھی ہے اور انعم اللہ علیہم کی تفصیل بھی۔ پہلے دعا سکھائی پھر اس کی قبولیت کی خوشخبری سنائی

(ج) مع الذین انعم اللہ علیہم میں مع بمعنے میں ہے کیونکہ امت محمدیہ ایسی حقیر نہیں کہ پہلی امتوں کے نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں کے ساتھ اس امت کے نبی صدیق۔ شہید طفیلی کر دئے جائیں اور بذاتہم کچھ نہ ہوں۔

(د) مع میں یہ بھی بتایا کہ پہلی امتوں کے برگزیدوں کے ساتھ امت محمدیہ کے برگزیدوں کے تعلقات حسن اولئک رفیقا کی ماتحت معیت یعنی کمال یگانگت کے ہونگے گو موجودہ امم انبیاء سابقہ امت محمدیہ کے ساتھ مخالفت رکھتی ہیں۔

(ہ) اس آیت پنج میں من یطع بجائے ماضی کے اسلئے فرمایا۔ تا یہ ظاہر ہو کہ نبی امت محمدیہ میں سے ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ آخری زمانہ میں ہوگا۔

(و) بعض لوگ کہتے ہیں کہ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم الحدید ۲۰ میں فرما کر بتا دیا کہ اس امت محمدیہ میں صرف صدیق و شہید ہوں گے۔ اسی لئے یہاں النبیین کو حذف کر دیا مگر وہ نادان ہیں۔ اس میں تو ورسلہ ہے اسلئے پہلے نبیوں کے متبعین صرف صدیق و شہید ہو سکتے ہیں مگر یہاں الرسول فرما کر بتا دیا کہ آنحضرت کی اطاعت سے نبی بھی ہو سکتا ہے

۱۰۔ الٓمّٓ۔ قرآن مجید میں تین قسم کے مضامین ہیں ایک عوام کے لئے (۲) ایک وہ جس کے لئے غور کرنا پڑے (۳) ایک وہ جو صرف خواص کے لئے ہو دوسرے مقام پہ (آل عمران میں) اسکی تفصیل بھی ہے (۱) محکمات (۲) متشابہات۔ تیسرے یہ مقطعات محکمات تو اپنی جگہ قائم ہیں۔ ان میں کچھ شبہ نہیں مگر متشابہات کو راسخ فی العلم ہی سمجھیگا۔ پھر ان سے بڑا ایک طبقہ ہے جو خدا سے الہام پاکر علم پاتا ہے مقطعات کا علم خدا کے فضل اور الہام سے ہوتا ہے

مقطعات کا یہ فائدہ ہے کہ روحانیت میں بڑھنے کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ سر کو پانے کی غرض انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ دوم یہ کہ ہر طبقہ انسانی کے لئے غذا ضروری تھی پھر مقطعات کے ساتھ کچھ ایسے قرائن رکھ دئے ہیں جن سے تمام راسخ فی العلم بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے مثلاً الٓمّٓ کے ساتھ الکتب کا لفظ آتا ہے جو علم کے متعلق ہے معلوم ہوا کہ انا اللہ اعلم مراد ہے مگر الٓمّٓ کے یہی معنے نہیں۔ بلکہ اسمیں کئی سر ہیں جو خدا کی وحی سے خاص الخواص کو بتائے جاتے ہیں۔ انا اللہ اعلم سے شروع کر کے یہ بھی بتایا کہ یہ کتاب بے کھٹکے پڑھو اور اس پر عمل کرو کہ وہ اعلم کی طرف سے ہے۔۔۔ ۵ منٹ ۴ گھنٹہ

بعد از نماز عصر ۵½ بجے

۱۱۔ ذٰلک الکتٰب۔ جس میں ایک کتاب کا وعدہ تھا۔ ایک نبی کا وعدہ تھا۔ وہ نبی کہنے سے وہ کتاب نہیں ثابت ہوتی کیونکہ نبی بغیر کتاب کے بھی آسکتا ہے۔ پس وہ کتاب کہکر بتا دیا۔ کہ وہ نبی بھی آئیگا۔ کیونکہ کتاب بغیر نبی کے نہیں آسکتی۔

۱۲۔ ھدًی للمتقین۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی تفسیر فرما دی ہے کہ یہاں پر بتایا ہے۔ کہ اسلام کس معراج پہ انسان کو پہنچا دیتا ہے۔ شفاءٌ للناس میں وہ بات بتا دی جو دوسرے مذاہب میں بھی پائی جا سکتی ہے یہاں کتاب کی عظمت بیان کرنی ہے اسلئے مقابلۃً وہ امتیازی خصوصیت بتا دی جو دوسرے مذاہب میں نہیں کہ یہ کتاب دوسرے مذاہب کی مانند صرف متقی ہی نہیں بناتی بلکہ اسے اور آگے چلاتی ہے۔ اصولاً کچھ غیب کی باتیں ماننا۔ کلام الٰہی پر ایمان۔ صلوٰۃ۔ زکوٰۃ سب مذاہب حقہ میں ہے پس قرآن مجید نے دعویٰ کیا کہ ایسا ماننے والوں کو میں اور ترقی دلاؤں گا۔ میری تعلیم پر چلنے والے خود کلام الٰہی کے مہبط ہونگے

(ب) آخرت سے مراد آئندہ وحی ہے۔ ایک مولوی نے اعتراض کیا ہے کہ وحی مذکر ہے پس اس کے لئے آخرہ نہیں آسکتا۔ مگر یہ اسکی کم علمی ہے کیونکہ کبھی تذکیر و تانیث بلحاظ معنے ہوتی ہے۔ وحی کے معنے لغت میں رسالت کے لکھے ہیں۔ پس بالآخرہ کے معنے ہوئے وہ رسالات ربی جو آئندہ آنے والی ہیں انہیں مانتے ہیں۔

(ج) بما انزل الیک من قبلک سے پہلے لاکر بتایا۔ کہ پہلی رسالتوں پر ایمان بھی قرآن مجید کی طفیل ہے۔ یہ اسلام کا احسان ہے دوسرے مذاہب پہ اور اسکی وسعت کا ثبوت پہر انکی امتوں کی کتابوں یا نبیوں کا ماننا صرف رسماً ہی قرآن مجید کے ذریعہ سے مانینگے تو یہ تسلیم کرنا بلائل و شواہد حقیقی معنوں میں ایمان ہوگا +

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

(نمبر ۲)

گذشتہ سے پیوستہ

ائمہ فقہا امام مالک امام شافعی امام احمد حنبل کو ائمہ فقہا اور ان تمام سے افضل علی فہم و فراست علم و درایت میں قوۃ اجتہادی میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو سمجھتے ہیں اگر کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے نہ ملے تو ان کا عمل فقہ حنفیہ پر ہوتا ہے۔ حضرت اسماعیل امام بخاری مسلم ابو داؤد نسائی وغیرہ محدثین کو ائمہ محدثین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ خواجہ نقشبند شیخ شہاب الدین سہروردی شیخ احمد سرہندی ابوالحسن شاذلی امام غزالی وغیرہ وغیرہ تمام بزرگان دین کو خدا کے نیک بندے مانتے ہیں قرآن اور حدیث اور بزرگ صوفیوں کے صحیح اقوال کی پابندی کرتے ہیں فقہ میں حنفی ہیں۔ اسی واسطے سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض اور تین رکعت نماز وتر سنت اور نفل وغیرہ پڑھتے ہیں ہر رکعت میں سورہ الحمد اور کچھ حصہ قرآن کا رکوع اور سجود میں تسبیح و تحمید و تشہد میں التحیات و صلوٰۃ و سلام و دعا پڑھتے ہیں تمام رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔

زکوٰۃ و حج چاندی میں ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ اور ساٹھے سات تولہ سونے پر سوا دو ماسہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری اور چاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں جبکہ معاملہ سرکاری ادا نہ کیا جاتا ہو۔ صاحب توفیق استطاعت کے میسر ہونے پر حج کرتے ہیں (چنانچہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب اور خلیفہ ثانی صاحبزادہ صاحب سید نا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور دیگر لوگوں نے حج کیا ہے) پانچوقت کی نماز اور حتی الامکان نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وہ بغیر باپ کے مانتے ہیں اور ان کی ماں مریم کو یہودیوں کے الزامات سے بری سمجھتے ہیں اور نیز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر محلہ خان یار میں یقین کرتے ہیں +

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی بیعت کی یہ دس شرائط ہیں جو ہر مرید کو قبول کرنی پڑتی ہیں

۱- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

۲- یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

۳- بلا ناغہ پانچوقت کی نماز موافق حکم خدا و رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

۴- عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

۵- یہ کہ ہر آن اور ہر احت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

۶- یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آئیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

۷- یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

۸- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

۹- عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

۱۰- یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے عقد اخوت محض للہ بہ اقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ اور تعلیم کا کچھ حصہ کشتی نوح میں بھی موجود ہے جس کو پڑھکر روح کانپ اٹھتی ہے۔ یہ ہے تعلیم اور مذہب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا جس پر آپ کے تمام مریدوں کا جو پانچ لاکھ سے زیادہ ہندوستان لندن۔ امریکہ عرب شام مصر۔ آسٹریلیا افریقہ اور دنیا کی مختلف آبادیوں میں پھیلے ہوئے ہیں عمل ہے اور جو حضرت مرزا صاحب کی اسی کے قریب کتابوں میں پایا جاتا ہے اور جو اخبار آپ کے سلسلہ کی طرف سے قادیان سے شائع ہوتے رہے ہیں ان میں بھی درج ہے دیکھو البدر نمبر ۵ ۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء ازالہ اوہام و حقیقۃ الوحی وغیرہ

امام مہدی و مسیح موعود کی علامات پوری ہو چکی ہیں +

قرآن شریف اور حدیث میں جو علامات مسیح اور مہدی کے آمد کے متعلق تحریر ہیں وہ تمام کی تمام پوری ہو چکیں ہیں ان میں سے ایک بھی علامت ایسی باقی نہیں رہی جو پوری نہ ہو گئی ہو ان تمام میں سے چند ایک کا اختصار کے ساتھ ذکر یہاں کرتا ہوں۔

واذا الشمس کورت۔ جیسے آفتاب سے ہی روشنی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے غروب ہونے سے دنیا میں تاریکی پھیلجاتی ہے۔ ویسے ہی اس وقت چاروں طرف دین کی طرف سے تاریکی پھیلی ہوئی ہے جس طرف نگاہ کرو ادبرم اور بے دینی کا ایک سیلاب نظر آئے گا جسمیں بدوں کے ساتھ نیک بھی غرق ہونے کو تھے کہ ایسے وقت میں خدا کا مسیح اور آسمان کے خدا کا آخری اوتار نازل ہوا اور اپنے ہمراہ کشتی نوح لایا جن پر نیک سوار ہو کر فلاح حاصل کر رہے ہیں غور سے دیکھو کوئی مذہب اپنے اپنے مذہب پر قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں رہا۔ ظلمتکدۂ دنیا میں تاریکی کا پھیلجانا کسی خاص گاؤں یا شہر یا ملک پر ہی مخصوص نہیں رہا بلکہ ایک ہی دفعہ دنیا کی دنیا میں فسق و فجور ظلم و خیانت بدزبانی و شرارت فریب اور دھوکہ بے ایمانی اور دہریت اور ملحدہی کی سیاہی اسقدر پھیل گئی کہ راہ کے متلاشی بھی مجبور ہاتھ ٹیک چکے ہیں۔ باوجود لاٹھی رفیق راہ (تعلیم ذہبی) کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔

واذا النجوم انکدرت - ستارے جو اندھیری شب میں جہلماتے ہوئے راہبری کا باعث ہوتے ہیں۔ جب وہ بھی چھپ جائیں تو یہ ایک عام فہم امر ہے کہ وہ شب بھی ایک قسم عذاب الٰہی ہے۔ ان چمکنے والے ستاروں کو سلسلۂ روحانی میں علمائے ربانی سے خاص نسبت ہے پس یہ وہ وقت تھا جبکہ اچھے اچھے عالم باعمل فوت ہو چکے تھے۔ تم اب بھی دیکھو تم اپنے ایمان سے کہو کہ کتنے باعمل عالم موجود ہیں۔ جن پہ ناز ہو۔ مسلمانوں پر ہی مخصوص نہیں ہر مذہب میں یہی حال ہے مسلمانوں کے اکثر نیک اور پاک عالم دنیا سے اٹھ گئے قصہ گو ملکوں اور چند دل کا وعظ کرنے والے رہ گئے ہیں جن کو شب و روز کفر کے فتووں سے کام ہے۔ انیسی اندھیری شب میں مسیح موعود کے درد دل کی کیفیت اس شعر سے کسی قدر عیاں ہو سکتی ہے۔ ؎

شب تاریک بیم موج و گردابے چنین غافل
کجا دانی غم روم یار بما از دست قدرت را

واذا الجبال سیرت - یہ زمانہ موجود ہے جسمیں پہاڑ اڑا کر راستے بنائے گئے ہیں۔ اسکا منکر کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ اس زمانہ کی کہی ہوئی بات ہے جبکہ اس زمانہ کے اہل الرائے ایسی باتوں پر ہنسی اڑاتے اور ایسی باتوں کو مجنونانہ باتیں قرار دیتے تھے مگر آج زمانہ نے دیکھ لیا۔ کہ ایک اُمّی شخص کے منہ کی باتیں تیرہ سو برس کے بعد کیسی عیاں ہو رہی ہیں۔

واذا العشار عطلت - اس آیت شریفہ کے متعلق یہ حدیث بھی تفسیری معنوں کے سمجھنے کے لئے معاون ہے ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا۔ حجاز ریلوے کے نکلنے سے وہ علاقہ جسمیں اونٹنیوں اور گابھن اونٹنیوں سے بار برداری کا یا سواری کا کام لیا جاتا تھا۔ اس امر کا گواہ ہے کہ اونٹ بیکار ہو چکے ہیں گابھن کے لفظ میں یہ اشارہ تھا کہ نسل اونٹ ہی بیکار ہو جائیگی اب غور کرو کہ یہ علامت مسیح موعود مہدی مسعود کیسی پوری ہوئی ہے اور عشار جمع عشراء کی ہے۔ جس کے معنے حاملہ اونٹنی کے ہیں۔

واذا الوحوش حشرت - وحشی جانور آدمیوں کے ساتھ اکٹھے جا دینگے۔ سرکس اور چڑیا گھر اس آیت کی تصدیق میں اپنا نظارہ دنیا کو دکھاتے ہیں اور دیکھنے والوں پر مسیح موعود اور اسکے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صداقت پر مجسم دلیل ہو کر اتمام حجت کرتے رہتے ہیں

واذا البحار سجرت - ملک میں ہر طرف نہریں جاری ہو چکی ہیں۔

(باقی آئندہ)

جنگ کی خبریں

روس میں وزارتی تبدیلیاں و تقرریاں

لنڈن ۲۰ جولائی پیٹروگراڈ پرنس لووف مستعفی ہو گیا ہے اور موسیو کبرنسکی وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے موسیو کبرنسکی عارضی طور پر وزیر جنگ اور وزیر بحری بھی رہیگا موسیو زرمٹلی وزیر معاملات اندرونی مقرر کیا گیا ہے اور وزیر محکمہ جات ڈاک و تار کے عہدے پر بھی قائم رہیگا۔ موسیو بنکر الوف عارضی طور پر وزیر انصاف مقرر کیا گیا ہے۔

ایک قانون پیشہ شخص مسمی بوسلووسکا جسے جرمن جنرل سٹاف کا ایجنٹ بتلایا جاتا ہے گرفتار کیا گیا ہے۔

سیام کا جرمنی کے خلاف اعلان جنگ

لنڈن ۲۳ جولائی بنکاک سیام نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے اور جرمنوں کو گرفتار کر لیا ہے ۸۹۷۵ ٹن جرمن جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے

روس میں بدامنی

(لنڈن ۲۱ جولائی) ایک بے تار برقی روسی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دشمن کے توپخانہ نے ڈونک کے جنوب مغرب کی طرف سخت آتشبازی کی دشمن نے ٹارنوپول کی طرف ایک مزید جارحانہ کارروائی کی۔ ہماری سپاہ بوجہ عدم استقلال اور دیگر جگہ تعمیل حکم نہ کرنے کے باعث لگاتار پسپا ہوتی رہی۔ اور دینو بورپلاد ملکی پوکروپوونا وائی بودوو کی لائن پر آکر ٹھہری ہمنے علاقہ نود کا میں کئی حملے پسپا کئے۔

رومانوی فوج تیار ہے

لنڈن ۲۲ جولائی رپورٹر کا نامہ نگار مقام فرانسیسی ہیڈ کوارٹرز قطعاً ہے کہ رومانیا سے خبر موصول ہوئی ہے کہ فوج جنگ کو پھر سے شروع کرنے کے لئے پورے طور پر تیار ہے کیونکہ اسے از سر نو مسلح کیا گیا ہے اور از سر نو ساز و سامان کیا گیا ہے اور فرانسیسیوں کے زیر ہدایت تعلیم دی گئی ہے

ایران میں

ایران حفاظت و امن ملک کے لئے کافی سپاہ و پولیس نہ رکھنے کے باعث بدقسمتی سے ہدف مصائب و آلام بن رہا ہے بدامنی دوستوں کی غیر محفوظیت سے تجارت و تداخلت و صنعت و حرفت کو جنپر کسی ملک و سلطنت کی بہبودی کا انحصار ہوتا ہے سخت نقصان پہنچا ہے۔ بدقسمتی سے ایرانی خود اپنے ملک کی حفاظت کے قابل ثابت نہ ہوئے پہلے سویڈش افسروں کے تحت میں کچھ فوجی پولیس قائم کی گئی مگر وہ بھی کما حقہ بحالی امن سے قاصر رہی اور گذشتہ مخدوش ایام میں یہ افسر جرمن ایجنٹوں سے رشوت لیکر ایران کے شمالی و جنوبی طاقتور ہمسایوں کے خلاف خود مصدر شور و فساد ہوئے۔ آخرش انگلستان کو انگریز افسروں کے ماتحت فوجی پولیس مرتب کرنی پڑی چنانچہ سر پرسی سائیکس ایران میں ایک ہزار میل کا سفر کر کے طہران پہنچے ہیں ابتک چھ ہزار ایرانی پولیس میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ جن کے لئے ہندوستان سے مزید افسروں کی حاجت ہے توقع ہے کہ اس سپاہ کی تعداد بہت جلد گیارہ ہزار تک پہنچ جائے گی۔

(مطبع ضیاء اللہ سلم پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا)